رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:- غلام نبی ☆ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۸۸ | مورخہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۱۵ رمضان سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

تاحال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اس قابل نہیں کہ حضور خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے۔ اسلئے ۲۰ مئی ۲۱ء خطبہ جمعہ مولانا سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

رمضان المبارک اور گرمی کی شدت کی وجہ سے تمام دفاتر اور مدارس کے اوقات کم کر دیئے گئے ہیں۔ گرمی نہایت سخت پڑ رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہی ہے کہ روزہ داروں کو روزہ رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور خاندان مسیح موعود کی دوسری خواتین مسجد اقصیٰ میں تراویح پڑھنے کے لئے تشریف لاتی ہیں اور بھی بہت سی مستورات ہوتی ہیں۔ اسی طرح جناب حافظ روشن علی صاحب کے درس قرآن کریم میں مستورات کافی تعداد میں حاضر ہوتی ہیں۔

اخبار احمدیہ

احمدی طلباء کو مشورہ اپنی جماعت کے ایسے نوجوان طلباء کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ جو آیندہ کسی لائن مثلاً میڈیکل۔ انجنیئرنگ۔ ایگریکلچر وغیرہ میں تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں کہ جس لائن میں وہ جانا چاہتے ہوں۔ اس کالج یا سکول سے پراسپکٹس منگوا کر فوراً اپنی اپنی درخواستیں درسگاہ متعلقہ میں بھیجدیں۔ اور اگر ہماری مدد درکار ہو۔ تو ہم کو فوراً لکھیں۔ امور عامہ ان درخواستوں کو اپنی سفارش کے ساتھ آگے بھیجیگا۔

ناظر امور عامہ قادیان

حیدرآباد میں درس قرآن حسب دستور قدیم یکم رمضان سے ایک پارہ قرآن شریف کا ترجمہ و تفسیر کے ساتھ اخویم قاضی عبدالکریم صاحب مکان انجمن میں حسب الحکم حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب احباب کو سناتے ہیں۔

رات کو تراویح میں یادگیر کے حافظ غلام محمد صاحب دو پارہ سناتے ہیں۔

اس سال سکندرآباد چھاؤنی میں بھی بفضلہ تعالیٰ انجمن کی اخویم مکرم سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب والہ دین ابراہیم بھائی صاحب۔ تراویح کی باجماعت نماز کا انتظام ہو گیا ہے چنانچہ الہ دین بلڈنگس میں جناب حافظ محمد اسحٰق صاحب ایک پارہ سنایا کرتے ہیں۔

خاکسار سید بشارت احمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن۔

درخواست دعا چونکہ خاکسار کی والدہ اور میرے خالو صاحب حکیم محمد بخش احمدی کالی پور میں ہو گئے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ انکی خیریت کے

لئے دعا کریں ۔ نیز ہمارے ایک احمدی بھائی عبد الرحمن صاحب قصاب دو ہفتہ سے سخت بیمار ہیں ۔ ان کی صحت کے واسطے دعا کی جائے ۔ عاجز کریم بخش احمدی بوچڑ نوشہرہ

سب برادران احمدیت سے التماس ہے کہ اس عاجز کے لئے دعا فرمائیں ۔ کہ اللہ تعالےٰ راقم کے علم اور ایمان میں زیادتی کرے ۔ اور زندہ مذہب کا سچا خادم بنائے ۔ خاکسار محمد ابراہیم احمدی کنجاہی ۔ سب پوسٹ ماسٹر کربلیا

میں برابر ایک ماہ سے مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہوں ۔ اور اولاد نرینہ کا بھی خواستگار ہوں ۔ ان ہر دو امور کے لئے احباب میرے لئے دعا فرماویں ۔ والسلام

بندہ خدا بخش احمدی ۔ سول ناظر جھنگ

نماز جنازہ

شیخ حاجی محمد حنیف صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ دون بتاریخ ۲ مئی بقضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں ۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ۔ اور دعائے مغفرت کریں ۔

شیخ عبد الحمید احمدی ۔ ڈیرہ دون

میرے برادر چودھری فیض احمد صاحب بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں ۔ مرحوم نہایت مخلص اور قابل رشک احمدی تھے ۔ دار الامان اور الفضل سے خاص محبت تھی ۔ جوش تبلیغ بہت تھا ۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں اور دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دیوے ۔

خاکسار نذیر احمد سکرٹری انجمن احمدیہ طالب پور بھنگواں

الفضل کی پہلی جلد دس روپے میں

الفضل کی پہلی جلد حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ کی ایڈیٹری میں نکلی تھی ۔ اسمیں یہ التزام تھا ۔ کہ ہر پرچے میں ایک صفحہ صداقت اسلام پر ہوتا یعنی ایک نہ ایک نئی خوبی اسلام کی بیان کی جاتی ۔ اسی طرح صداقت مسیح موعود پر ایک نئی دلیل پیش ہوتی ۔ اسکے علاوہ بہت سے علمی اور نادر مضامین شایع ہوئے ۔ صداقت اسلام و صداقت مسیح موعود کے متعلق بے نظیر مجموعہ ہے چونکہ جلد کم رہ گئی ہیں اسلئے آئندہ یہ جلد دس روپے میں دیجاوے گی اور عنقریب پندرہ روپے قیمت ہو جائیگی جو احباب منگوانا چاہیں منگوا لیں ۔ مینیجر الفضل

اعلان ضروری

بخدمت جناب سکرٹری و پریزیڈنٹ صاحبان جماعتہائے بیرونی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس سلسلہ کے تمام اخراجات اور کام چندہ پر چل رہے ہیں ۔ اور چونکہ یہ جماعت بحیثیت افراد کے دنیا میں بہت ہی چھوٹی جماعت ہے ۔ اور نصب العین اس کے تمام جماعتوں سے بڑے ہیں ۔ اس لئے باوجود قلت اموال کے اس کے کام دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ سب سے مقدم کام تبلیغ کا ہے ۔ اور اگر وہ ہی حسب مراد باقاعدہ چلے ۔ تو موجودہ تمام چندے سے بیسیوں گنا چندہ صرف اسی مد کے لئے درکار ہے ۔

اموال کے معاملے میں جہاں اور دقتیں ہیں ۔ وہاں ایک بڑی دقت یہ بھی آپڑی ہے ۔ کہ بیرونی جماعتوں کے بہت سے لوگ بلا زادِ راہ کے یہاں آجاتے ہیں ۔ اور پھر یہاں جب تک رہتے ہیں ۔ اس وقت تک کپڑوں اور دیگر ضروریات کا ۔ اور جب واپس جانے لگتے ہیں ۔ تو زادِ راہ کا مطالبہ خزانہ سے کرتے ہیں اور انہیں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں کچھ دینا ہی پڑتا ہے ۔ پھر بعض لوگ ایسے یہاں آجاتے ہیں کہ نہ تو وہ انگریزی مدرسہ کے قابل ہوتے ہیں ۔ نہ مدرسہ احمدیہ کے کوئی سرے سے یسرنا القرآن قاعدہ شروع کرنا چاہتا ہے ۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے فلاں کتاب پڑھا دو ۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے طب پڑھنی ہے ۔ کوئی فقہ کے حصول کا مطالبہ کرتا ہے ۔ غرض بہت سے آدمی مختلف قسم کے علوم کی تحصیل کیلئے یہاں آجاتے ہیں ۔ اور انکی خواہش ان علوم کی ہوتی ہے ۔ جن کے بعض اوقات وہ اہل نہیں ہوتے ۔ یا ہمارے خیال میں وہ علم حاصل کرنا سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری نہیں ہوتا یا ہم ان کے لئے کوئی بندوبست کر نہیں سکتے بعض اوقات ایسے آدمی بیکار مہینوں اور برسوں پڑے رہتے ہیں ۔ اور ان کا وقت بہت ضایع بھی ہوتا ہے اور تمام بوجھ ان کا خزانہ کو برداشت کرنا پڑتا ہے ۔

اسلئے جماعتہائے بیرونی کے احباب اور بزرگوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے ہاں سے کسی ایسے آدمی کو جو یہاں علم پڑھنے کی نیت سے آتا ہو ۔ آنے کی اجازت نہ دیں ۔ جب تک ۔ کہ وہ پہلے خط و کتابت کر کے ایسے شخص کی یہاں رہنے کی بابت صیغہ تعلیم سے فیصلہ نہ کر لیں اسی طرح وہ ہر ایک شخص کو جو یہاں بطور مہمان آتا ہے ۔ یہ ترغیب دیں ۔ کہ اپنا زادِ راہ یعنی کرایہ آمد و رفت اور کپڑے اور بستر وغیرہ کافی لے کر یہاں آوے ۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو گا ۔ تو پھر وہ آمد جو تبلیغ دین اور دیگر ضروری کاموں کے لئے احباب بھیجتے ہیں ۔ دوسرے غیر ضروری کاموں میں بھی لگانی پڑے گی ۔ اور اس کا نتیجہ ہر طرح نقصان دہ ہے ۔ امید ہے کہ میرے مکرم دوست اس معاملہ کو معمولی نہ سمجھیں گے ۔ اور آئندہ ہر طرح قومی خزانہ پر سے نامناسب بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش میں ہاتھ بٹاتے رہینگے ۔ والسلام

خاکسار ناظر تعلیم و تربیت ۔ قادیان

رمضان شریف میں اخبار

کوشش کی گئی تھی ۔ کہ رمضان المبارک میں بھی اخبار حسب معمول شایع ہوتا رہے ۔ لیکن گرمی کی روز افزوں شدت جو روزہ دار کو سارا دن کام کرنے کے ناقابل بنا دیتی ہے ۔ اور برکات رمضان (درس قرآن تلاوت قرآن ۔ تراویح) سے پورے طور پر مستفیض نہ ہو سکنے کی وجہ سے ضروری سمجھا گیا ہے ۔ کہ رمضان شریف کے بقیہ ایام میں اخبار ہفتہ میں ایک بار شایع ہو ۔ جو ۱۲ صفحہ کی بجائے ۱۶ صفحہ کا ہو گا ۔ امید ہے کہ احباب ہماری اس معذوری کو قبول فرمائینگے ۔ اور اتنی رعایت دینے میں دریغ نہ کرینگے ۔ کیونکہ الفضل نے سوائے کسی مجبوری کے کبھی چھٹی نہیں کی ۔ اور نہ آئندہ کریگا ۔ رمضان کے بعد انشاء اللہ اخبار حسب معمول شائع ہوا کریگا ۔ احباب مطمئن رہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء

مسیح موعود جماعت انبیاء میں داخل ہیں

(بجواب سیٹھ اسمٰعیل آدم)

۲۴ - اپریل کا پیغام جو اپنی ندرت مضامین و ترتیب صفحات کے لحاظ سے بتلا رہا ہے کہ آجکل اس کی عنان ادارت کیسے قابل و تجربہ کار ہاتھوں میں ہے - میرے نام بمبئی سے ایک پیام لایا ہے - یہ پیام بھی کس کا - دیرینہ رفیق سیٹھ اسمٰعیل آدم کا -

آتا تو ہوں خیال میں ان کے کبھی کبھی
میں مورد جفا ہوں تو یہ بھی برا نہیں

سیٹھ صاحب مجھ سے دریافت فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں جو لکھا ہے کہ "جس نبوت کا دعوٰی کرنا قرآن شریف کے رو سے منع معلوم ہوتا ہے - ایسا کوئی دعوٰی نہیں کیا گیا" اس میں کونسی نبوت مراد ہے - اور کس آیت میں ایسی نبوت کا دعوٰی منع لکھا ہے -

حضرت! میں کیا چیز ہوں اور میری ہستی ہی کیا ہے جو میں اپنی طرف سے ایک کلمہ بھی اس اہم مسئلہ میں کہوں جس پر کفر و اسلام کا دار و مدار ہے - میں حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی بیان کرتا ہوں کہ حضور (۱) خاتم النبیین کے کیا معنے فرماتے ہیں (۲) کس قسم کی نبوت بند مانتے ہیں - اور (۳) کس قسم کی نبوت جاری - اور (۴) پھر جو نبوت جاری ہے اسکو پانے والے امت محمدیہ میں اب تک کئی افراد ہوئے ہیں یا ایک ہی (۵) اس نبوت جاریہ کا درجہ بلحاظ حقوق نبوت کیا ہے :-

امر اول خاتم النبیین کے کیا معنے ہیں :-

"ما حصل اس آیت (ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین) کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو" (ریویو بر مباحثہ صد ۷)

حوالہ دوم - "قرآن شریف میں آیا ہے - ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین × × × مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو نبوت و رسالت ہوگی - وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے ہوگی - کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا - جب تک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے استفادہ نہ کرے - آئندہ نبوت کا فیض بھی آپ ہی کے ذریعہ اور مہر سے ملیگا" (۲۴ نومبر سنہ ۰۲ء کا الحکم)

امر دوم و سوم (یعنی کس قسم کی نبوت جاری ہے اور کس قسم کی بند) کا جواب بھی انہی دو حوالوں میں آگیا - مگر میں مزید حوالے عرض کرتا ہوں :-

"قرآن شریف کی رو سے ایسی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے - جو بتوسط فیض اور اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی انسان کو خدا تعالیٰ سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل ہو - اور وہ بذریعہ وحی الٰہی کے مخفی امور پر اطلاع پائے - تو پھر ایسے نبی اس امت میں کیوں نہ ہونگے - اسپر کیا دلیل ہے - ہمارا مذہب نہیں کہ ایسی نبوت پر مہر لگ گئی ہے - صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے - جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعوٰی ہو - جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے الگ ہو کر کیا جائے - لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اسکو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے - پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے - یہ دعوٰی قرآن شریف کے احکام کے خلاف نہیں ہے"

(ضمیمہ براہین حصہ پنجم صد ۱۸۱)

حوالہ دوم - "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے - کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں - اور نہ کوئی ایسا نبی ہے - جو ان کی شریعت سے باہر ہو" (چشمہ معرفت صفحہ ۹)

(ب) "میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں - اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں - اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے - مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے - اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے - وہ ختم نہیں - کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے" (چشمہ معرفت صد ۳۲۴)

حوالہ سوم - "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں - شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا - اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے - مگر وہی جو پہلے امتی ہو -" (تجلیات الٰہیہ صد ۲۵)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شریعت والا نبی نہیں آسکتا - اور بغیر شریعت کا نبی ہو سکتا ہے (اور نبی سے مراد صرف اسقدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ مخاطبہ پاتا ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰) مگر وہی جو پہلے امتی ہو یعنی

"جب تک کوئی امتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا - اور حضرت محمدؐ کی غلامی کی طرف منسوب نہیں - تب تک وہ کسی طور سے آنحضرتؐ کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا - (ریویو بر مباحثہ)

اور یہ کہ ایک نبی کا نبی ہو کر امتی ہونا تو ممتنع ہے "کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملیگا کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی ایسا نبی آنیوالا ہے - جو امتی نہیں یعنی انکی پیروی سے فیضیاب نہیں"

(حقیقۃ الوحی صد ۲۹)

مگر ایک امتی کا فی الواقع نبی ہو جانا ممتنع نہیں - بلکہ ضرور ہے کہ ایسا ہو -

"ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی اُمت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے۔ اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ اُمتی ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ ۱۸۶)

چوتھا سوال یہ ہوا۔ کہ جس قسم کی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری ہے۔ وہ آج تک سوائے مسیح موعود کے کسی اور کو بھی ملی یا صرف حضرت اقدس ہی اس سے مشرف ہوئے۔ اس کا جواب بھی حضور ہی کے الفاظ میں سنئے:۔

"پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

دیکھئے حضور خود ہی فرماتے ہیں۔ دوسرے تمام لوگ (اولیاء۔ صلحاء و مجددین امت) اس نام کے مستحق نہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ وہ کثرت وحی و کثرت امور غیبیہ سے مشرف نہیں۔

آپ لوگ کہا کرتے ہیں کیا حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ وغیرہما ناقص تبع تھے۔ اور دیگر اولیاء اُمت کثرت مکالمہ سے مشرف نہ تھے۔ جو ان کو یہ نبوت نہ دی گئی۔ اور مسیح موعود کو دی گئی۔ اس کا جواب حضرت اقدس نے خود ہی دیا ہے:۔

"دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذرے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے۔ تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اسلئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کے پورے طور پر پانے سے روک دیا تا جیسا کہ احادیث میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

دیکھئے حضور نے یہ امر واضح کر دیا ہے کہ دیگر محدثین۔ مجددین و اولیاء اُمت نبی کہلانے کے مستحق ہی نہیں اور انکو یہ نعمت پورے طور پر ملی ہی نہیں۔ پس آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضرت مسیح موعود جماعت محدثین میں ہی ہیں۔ صرف انکو نبی کہا گیا۔ اور دوسروں کو نہ کہا گیا بلکہ حضرت مسیح موعود جماعت انبیاء میں داخل ہیں۔ اور دوسرے صلحاء اس جماعت میں نہیں ہیں۔

پانچواں سوال۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو جو نبوت ملی ہے۔ تو آیا باعتبار حقوق وہ درجہ کے انبیاء سابقہ کی نبوت کے برابر ہے یا اس سے گھٹیا درجہ کی۔ اور غالباً یہی وہ بات ہے۔ جس پر سیٹھ صاحب مجھ کو اختلاف فرمائیں گے۔ میں عرض کرتا ہوں۔

آپ حوالہ مندرجہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ ملاحظہ فرمائیں کہ اسمیں حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو دیگر صلحاء اُمت سے الگ کر لیا ہے۔ اور صاف کہدیا ہے کہ میں اس جماعت (محدثین) سے بالاتر جماعت (انبیاء) میں شامل ہوں۔ وہ سب کے سب اس نام کے مستحق نہیں اور صرف میں اکیلا ہی اس نام (نبوت) کا مستحق ہوں۔ اس بناء پر حضور نے متعدد مقامات پر اپنے آپ کو دیگر مجددین و اولیاء سے ممتاز کیا ہے۔ ورنہ جب وہ بھی مامور تھے۔ اور کثرت مکالمہ سے مشرف۔ تو پھر انکی جماعت سے الگ اپنے آپ کو کیوں دکھایا۔ دیکھئے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸*

"اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو اُمتی بھی ہے۔ اور نبی بھی۔"

یہاں ہزارہا اولیاء کا الگ نام لیا۔ اور اس مقدس وجود کا الگ۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اگر امتی نبی محدث ہوتا ہے۔ اور اس کی نبوت۔ دیگر انبیاء کی نبوت سے گھٹیا درجہ کی ہوتی ہے۔ تو پھر ایک وہ بھی کہہ کر الگ دکھانے کی کیا ضرورت؟ اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ امتی نبی۔ ایک ہی ہوا۔ اور اس کی نبوت کوئی کم درجہ کی نہیں۔ اور اسے زمرہ محض اولیاء میں داخل نہیں کر دیتی۔ اب میں اور حوالے پیش کرتا ہوں جن سے آپ پر کھل جائے گا کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت باعتبار نفس نبوت و حقوق نبوت دیگر انبیاء سابقہ کے برابر تھی۔ جیسی کہ فرمایا ہے

"آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام"

مرا بہ تمام کہنے سے یہ صاف ہے کہ میری نبوت میں کوئی کسر باقی نہیں ہے۔

حضور تریاق القلوب میں فرماتے ہیں:۔

"اسجگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔"

(صفحہ ۱۵۷)

اس حوالہ سے واضح ہے کہ ایک غیر نبی کو نبی پر جزئی فضیلت ہو سکتی ہے۔ مگر کلی فضیلت کسی صورت میں نہیں ہو سکتی۔ بحالیکہ حضرت مسیح موعود کھلے کھلے الفاظ میں مسیح ناصری نبی اللہ پر کلی فضیلت کا دعویٰ فرماتے ہیں چنانچہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹ پر فرماتے ہیں۔

"اوائل میں میرا یہ عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔"

فقرہ "مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے"۔ سے ظاہر ہے کہ پہلے حضور اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے تھے۔ اور مسیح پر جزئی فضیلت کے قائل بھی اسی وجہ سے تھے۔ مگر پھر اس عقیدہ پر قائم نہ رہے۔ یعنی پھر مسیح ناصری پر کلی فضیلت کے قائل ہو گئے۔ جو لامحالہ اثبات کا نتیجہ ہے۔ کہ آپ اپنی نبوت اور اس کی نبوت میں باعتبار نفس نبوت و حقوق نبوت کچھ فرق نہ سمجھنے لگے۔ اگر آپ کی نبوت وہی نبوت نہ ہوتی۔ جو اگلے انبیاء میں تھی۔ تو کبھی یہ نہ فرماتے۔

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو

اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔" (ریویو جلد اول نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷ و حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

کیونکہ آپ تریاق القلوب میں فرما چکے ہیں۔ کہ ایک غیر نبی کو نبی پر جزئی فضیلت ہو سکتی ہے۔ اور حقیقۃ الوحی میں یہ بار بار بتلایا۔ کہ مسیح ابن مریم کو نبی اور اپنے آپ کو غیر نبی سمجھنے کی وجہ سے میں جزئی فضیلت کا قائل تھا۔ مگر خدا کی وحی نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے کی وجہ بھی صرف یہی تھی کہ پہلے حضور نبی کی ایک اور تعریف ذہن میں رکھتے ہوئے اپنے آپ کو نبی نہ سمجھتے تھے۔ اور صرف کثرت مکالمہ مخاطبہ والی نبوت کو محدثیت کی حد تک ہی گردانتے تھے۔ لیکن پھر کیا ہوا۔

"صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ (صفحہ ۱۵۰)

یہ حوالہ یہ بھی بتا رہا ہے کہ امتی ہونا نبوت موہوبہ کے مرتبہ و حقوق کو کم نہیں کر دیتا۔ آپ لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ حضور کو کم فہم قرار دیتے ہو۔ کہ انہیں خدا تو فرمائے کہ تم نبی ہو۔ اور وہ کہیں میں نبی نہیں۔ پھر ان کو نبی کی تعریف بھی معلوم نہیں تھی۔ سو اس کے متعلق میں عرض کروں۔ حضور کے اردو الفاظ آپ کے سامنے ہیں آپ پر سوال ہوتا ہے کہ پہلے آپ فرماتے تھے۔ مسیح ابن مریم سے جزئی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے اور اب آپ فرماتے ہیں۔ مسیح موعود اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے۔ خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونو عبارتوں میں تناقض ہے۔ تو اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود یہ نہیں فرماتے۔ کہ تناقض تو کوئی نہیں۔ امت محمدیہ کے ایک فرد کو بنی اسرائیل کے نبیوں پر کلی فضیلت بھی ہو سکتی ہے۔ یا یہ میرا پہلا قول دعوی مسیح موعود سے پیشتر کے متعلق ہے (کیونکہ تریاق القلوب مطبوعہ ۱۸۹۹ء میں یہ فقرہ درج تھا۔ جبکہ مسیح موعود ہونے کا دعوی بھی تھا) اور نہ یہ جواب دیا۔ کہ فضیلت کلی کا دعوی بہ اعتبار محمد و احمد ہونے کے ہے (جو ۱۹۰۱ء سے پہلے بھی آپ تھے) بلکہ صاف فرمایا:

"رہی یہ بات ایسا کیوں لکھا گیا۔ اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا۔ سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹)

یعنی ان دونو فقروں میں توفیق کی کوئی صورت نہیں بلکہ تناقض ضرور ہے۔ اور اس کو تسلیم فرما لیا۔ اب ہم کون ہیں جو حضور سے زیادہ غیرت مند اور عقلمند بنیں۔ جو کہیں کہ تناقض نہیں۔ اور ۱۹۰۱ء سے پہلے اور ۱۹۰۱ء کے بعد تعریف نبوت کے متعلق ایک ہی مذہب تھا۔ ہرگز نہیں پہلے جس حقیقت (کثرت مکالمہ مخاطبہ) کا نام محدثیت رکھتے۔ پھر اس کا نام "نبوت" رکھنے لگے۔ پہلے آپ اپنی مجازی و بروزی و ظلی و امتی نبوت کے حقوق محدثیت کے برابر قرار دیتے تھے۔ مگر بعد ازاں فرما دیا کہ نہیں میں جماعت محدثین (جو نبیوں سے قطعاً کلی فضیلت نہیں رکھ سکتے) سے بالاتر ہوں۔ اور حقوق میں نبیوں کے برابر اور باعتبار درجہ کئی نبیوں سے بڑھ کر۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

(۲) مسیح ابن مریم کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کر کے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی گئی جو اس پر نہیں کی گئی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴)

(۳) میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کا نفس اس مسیح سے مجھ پر زیادہ ہے۔ جو مجھ سے پہلے گذر چکا ہے میرے آئینہ میں اس کا چہرہ زیادہ وسیع طور پر منعکس ہوا جو اس کے آئینہ میں ہوا تھا۔" (خط بنام ڈوئی)

(۴) خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانے کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے۔"

غرض جو جو وجوہ فضیلت کسی دوسرے سے ہو سکتی ہیں حضور نے بمقابلہ مسیح ابن مریم اپنے اندر ثابت کیں اور اپنے نفس کو پیش کر کے گئے چنانچہ میں حوالے دے چکا۔

بس سیٹھ صاحب مجھے فرمائیں کہ ان الفاظ کی موجودگی میں جو حضرت مسیح موعود کو راستباز مامور من اللہ اور اپنا ہادی و مقتدا مانتا ہوں۔ کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ:

(الف) آپ (مسیح موعود) مدعی نبوت نہ تھے بلکہ حضور نے خود اپنے لئے یہ لفظ لکھا۔

"اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی یہ دونو گرہن جمع نہیں ہوئے۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونو گرہن جمع نہیں ہوئے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۶)

(۲) اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۳) ہمارا دعوی ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔ (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(ب) پھر میں کس طرح کہہ سکتا ہوں۔ کہ آپ کو جس قسم کی نبوت ملی۔ وہ نبوت امت محمدیہ کے کسی اور فرد کو بھی اس سے پیشتر مل چکی ہے۔ جبکہ وہ خود فرماتے ہیں۔ کہ دوسرے لوگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا گیا اور یہ کہ دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

(ج) پھر میں یہ کیونکر کہوں۔ کہ آپ کی نبوت محدثین والی نبوت تھی۔ جب کہ آپ ایک طرف تو یہ بتلاتے ہیں۔ کہ غیر نبی کو نبی پر جزئی فضیلت ہو سکتی ہے۔ کلی فضیلت نہیں ہو سکتی۔ اور دوسری طرف یہ فرماتے ہیں۔ کہ میں عیسے بن مریم سے تمام شان میں بڑھ کر ہوں۔

میں امید کرتا ہوں۔ سیٹھ صاحب اور ان کے دیگر ہمخیال اس پر غور فرمائینگے۔ اور حضرت مسیح موعود کے کلام یا قرآن و حدیث سے مجھے دکھائینگے۔ کہ ایک غیر نبی نبی سے فضیلت کلی رکھ سکتا ہے۔

اکمل عفا اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۵ مئی ۱۹۲۱ء - بعد نماز عصر)

بچوں کے نام

ایک شخص نے اپنے بچہ کا نام تجویز کرنے کے متعلق لکھا۔ نام بتلانے کے بعد حافظ روشن علی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ناموں کے متعلق یہ بھی دیکھا ہے۔ کہ بہت دفعہ وزن یا قافیہ کوئی کو چیز نہیں ملتی۔ مگر جب نام تجویز کر کے ہم بھیجتے ہیں تو وہاں سے خط آتا ہے۔ کہ اس سے پہلے لڑکے یا لڑکی کا یہی نام ہے۔ اس معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مخفی تعلق ہوتا ہے ٭

قادیان ہجرت کر کے آنا

قادیان ہجرت کر کے آنے کے متعلق ایک شخص کا خط پیش ہوا۔ جو دفتر ناظر امور عامہ میں بھجوانے کے بعد فرمایا۔ ہجرت کرنے سے پہلے یہ سوچنا ضروری ہے۔ کہ یہاں گذارہ کی کیا صورت ہوگی۔ مدینہ میں جب ہجرت کر کے حضرت علی جاتے ہیں تو ضرورت پڑنے پر گھاس تک لانے سے پرہیز نہیں کرتے مگر یہاں اگر بعض لوگ اگر وطن میں یہ کام کرتے بھی ہیں تو اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ کہ ہم نہیں کر سکتے۔ فرمایا لوگوں میں اس قسم کی روح پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔ کہ تلخی اور سختی اور محنت کی زندگی اختیار کر سکیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح کا دوبارہ حج کا ارادہ

پھر حج کا ذکر تھا۔ فرمایا کہ نیت ہے اگر اللہ تعالےٰ موقعہ دے۔ تو پھر حج کروں۔ اور پھر فرمایا۔ کہ میں نے حضرت خلیفہ اول کے وقت میں دیکھا۔ کہ میں حج کو گیا ہوں۔ جب عدن کے پاس پہنچا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ مجھے تو حج کرنا آتا نہیں۔ لوگوں سے پوچھا۔ انہوں نے بھی انکار کیا۔ اور کہا کہ ہم نہیں جانتے۔ میں لوٹ آیا۔ لیکن راستہ میں ہی ایک جگہ اپنے آپ کو خشکی پر دیکھا۔ اور ایک آدمی سے پوچھا۔ کہ حج کس طرح کرتے ہیں۔ اس نے مجھے بتایا۔ کہ یہ تو آسان امر ہے۔ ابن عباس کی قبر کے پاس جا کر احرام باندھ لیتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے جا کر حج کر لیتے ہیں۔ مجھے رویا میں احرام باندھنے کے متعلق ہی شبہ ہے۔ اس کے بعد وہ مجھے ساتھ لے چلا اور میں نے ایک کچا کوٹھا دیکھا جسے اس نے ابن عباس کی قبر بتایا ہے۔ میں نے وہاں سے احرام باندھا اور حج کیا۔ میں نے یہ رویا حضرت خلیفہ اول کو سنائی۔ فرمایا کہ الحمد للہ۔ پھر پوچھا کہ کچھ سمجھے۔ میں نے کہا کہ میں تو نہیں سمجھا۔ فرمایا کہ ابن عباس کی قبر طائف میں ہے۔ اور اخبار میں آتا ہے کہ مسیح یا مہدی طائف سے احرام باندھیگا۔ اللہ تعالےٰ شاید آپ سے حضرت مسیح موعود کی طرف سے حج کرائے ٭

فرمایا حج کے متعلق اور بھی میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے ٭

بیرونی دنیا کی حالت

حافظ روشن علی صاحب نے دریافت کیا کہ اب بیرونی دنیا کے سیاسی حالات کیا ہیں۔ فرمایا کہ تازہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگریزوں کا حجاز کی حکومت پر اثر رکھنے کا منشاء ہے۔ مسٹر چرچل وزیر نوآبادیات نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ اگر حجاز گورنمنٹ ممالک غیر سے تعلقات میں ہمارے اثر کو تسلیم کرے تو ہم روپیہ دے سکتے ہیں اور عراق عرب کا تخت فیصل کو دینے کی تجویز بھی آخر یہی نتیجہ پیدا کریگی کیونکہ عراق عرب امیر علاقہ ہے۔ اور فیصل شاہ حجاز کا ولی عہد ہے۔ شاہ حجاز کے بعد وہ عراق کو چھوڑ کر حجاز میں نہیں جا سکیگا۔ بلکہ عراق سے حجاز پر حکومت کرے گا۔ اور اس طرح ان کا رسوخ حجاز میں بھی ہو جائیگا۔ اگر وہ ارادہ میں مصر ہے۔ تو یہ اچھی علامت نہیں ٭

مشکلات سے ڈرنا نہیں چاہیئے

ایک نوجوان کو جسے اس کا والد احمدی ہونے کی وجہ سے تنگ کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل خط لکھوایا

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپکے خط کا جواب جو یہاں سے گیا تھا معلوم ہوا کہ آپ کے والد کے ہاتھ پڑ گیا اور وہ ناراض ہیں اور آپ کو صداقت سے پھیرنا چاہتے ہیں اس امر کو معلوم کر کے کہ آپ جرأت اور دلیری سے صداقت پر قائم ہیں۔ بہت خوشی ہوئی۔ مجھے اس امر کا افسوس نہیں ہے کہ آپ کو تکلیف دی جاتی ہے۔ کیونکہ انسانی تکلیفیں اور جو ہیں تیز بنا دیتی ہیں جو انسان کے اخلاق کو خوشنما صورت میں ڈھال دیتی ہیں۔ اس زمانہ میں لوگوں کی روحانی تربیت میں اس لئے نقص ہے کہ وہ اس نوع کی تکالیف کے ان سے واسطہ کبھی کم ہی ڈالے گئے جنہیں بعض پہلے نبیوں کی جماعتیں ڈالی جاتی تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابھی لوگوں کے عادات اور اخلاق میں خامی ہے۔ مگر اس قسم کے ابتلا میں لوگ ڈالے جاتے تو بہت جلد ایک ایسی جماعت تیار ہو جاتی جو دنیا کو تہہ و بالا کر دیتی۔ پس میں آپ ان مشکلات سے ڈرتا نہیں جنہیں آپ اپنے والد کی طرف سے سہتے ہیں۔ بلکہ خوش ہوں کہ اچھے اخلاق اور دین کی اصلاح کا آپ کو خدا نے موقعہ دیا ٭

غیر احمدیوں سے رشتہ داری کے متعلق سوال و جواب

ایک شخص کے سوالات کے جو احمدیوں اور غیر احمدیوں کے رشتے ناطوں کے متعلق تھے حضرت صاحب نے مندرجہ ذیل جوابات لکھوائے ٭

عا۔ کیا جو شخص احمدی کہلاتا ہے چندہ بھی دیتا ہے تبلیغ بھی کرتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود کے حکم صریح کے خلاف کہ غیر احمدی کو اپنی لڑکی نکاح میں دینا جائز نہیں اپنی لڑکی کا نکاح کر دیتا ہے۔ وہ ایک ہی حکم کے توڑنے سے مسیح موعود کے منکروں سے ہو سکتا ہے

جواب۔ جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے۔ میرے نزدیک وہ احمدی نہیں۔ کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا اگر لڑکی خود ہی غیر احمدی ہے تو یہ الگ امر ہے۔ یہاں اس بات کا سوال نہیں۔ کہ ایسے آدمی نے شریعت کے ایک حکم کی خلاف ورزی کی ہے بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ اس نے کونسا حکم توڑا ہے۔ ایسا حکم توڑنے والے کے دل میں ایمان کی کوئی قدر نہیں ٭

عا۲۔ جو نکاح خواں ایسا نکاح پڑھا دے۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب۔ ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتویٰ دیں گے۔ جو اس شخص کی نسبت دیا جا سکتا ہے جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھا دیا ہو ٭

عا۳۔ کیا ایسا شخص جس نے غیر احمدیوں سے اپنی لڑکی کا رشتہ کیا ہے دوسرے احمدیوں کو شادی میں مدعو کر سکتا ہے؟

جواب۔ ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔ غیر احمدیوں کے رشتہ میں کسی مذہبی حکم کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی ہوتی جہاں چاہے کرے۔ لیکن جو احمدی ہو کر اپنی لڑکی کی شادی کسی غیر احمدی سے کرتا ہو وہ شریعت کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے پس ایسی شادی میں شرکت ناجائز ہے ٭

مولوی ثناءاللہ کے منگھڑت جھوٹ

(۱)

مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث کے مختلف نمبروں میں بعنوان "کذبات مرزا" ایک سلسلہ مضمون قائم کیا ہے۔ جسمیں یہ ثابت کرنے کی بےسود کوشش کی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں فلاں فلاں جھوٹ لکھا ہے۔ حالانکہ ان میں سے ایک بھی جھوٹ نہیں۔ چنانچہ ان منگھڑت جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ جو کہ مولوی صاحب نے اخبار اہل حدیث مورخہ ۴ مارچ ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۲ پر تحریر کیا ہے۔ ان الفاظ میں ہے:۔

"جناب مرزا صاحب فرماتے ہیں"۔

"صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جنمیں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دیگئی ہے۔ خاصکر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئیگی کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی۔ شہادۃ القرآن صلہ"۔

اس قدر لکھنے کے بعد مولوی صاحب احمدیوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرماتے ہیں:۔

"احمدی ممبرو۔ مسیح کے حواریو۔ اگر تم مرزا صاحب کی نسبت افترا کا لفظ منسوب ہونا غلط جانتے ہو۔ تو اس حدیث کا صحیح بخاری میں دکھاؤ ورنہ ہمارے ساتھ اتفاق کرو"۔

ہر معمولی سمجھ کا انسان اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ روانی قلم میں اگر کسی سے کوئی غلط حوالہ لکھا جائے۔ تو وہ سبقت قلم کہلائیگا نہ کہ لکھنے والے کا جھوٹ۔ لیکن مولوی صاحب ہیں کہ عناد و بےجا مخاصمت کی وجہ سے اسے بھی جھوٹ ہی قرار دیتے ہیں۔ میں مولوی صاحب اور ان کے رفقاء سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر واقعی ایسا سہو کسی مصنف یا مؤلف یا مضمون نگار کا جھوٹ ہی قرار دیا جائیگا۔ تو کیا وہ شخص بھی جھوٹا اور کذاب کہلائیگا یا نہیں۔ جو اسی اخبار اہلحدیث کے صفحہ ۲ پر مسیح موعود کی کتاب کا غلط حوالہ دے کر یوں لکھتا ہے:۔

"ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گذر گیا۔ اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے اعظم اور اکبر اور اظہر ہے۔ اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو۔ صفحہ ۱۹۳ سیرۃ الابدال"۔

کیا مولوی صاحب بتلا سکتے ہیں کہ مسیح موعود کی صفحہ ۱۹۳ والی سیرۃ الابدال کہاں ہے۔ جسمیں عبارت مذکورہ بالا درج ہے۔

اسکے بعد ہم مولوی صاحب کو بتاتے ہیں کہ مسیح موعود کا حدیث مہدی کے متعلق بخاری کا حوالہ دینا محض سبقت قلم ہے۔ ورنہ مسیح موعود اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ بخاری میں مہدی کے متعلق کوئی حدیث نہیں۔ اور اس بات کا ثبوت بھی ہم مسیح موعود کی تحریر سے دیتے ہیں۔ دیکھو ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۱۸:۔

"اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا۔ اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا۔ تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسمٰعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنے صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے"۔

اس سے ہر منصف مزاج سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا شہادت القرآن صلہ پر حدیث مہدی کا حوالہ دینا آپ کا محض ایک سبقت قلم ہے۔ جو کہ ایک کثیر التصانیف نرود نویس شخص سے سرزد ہونا بعید نہیں۔ لیکن ایک مولوی فاضل کا حوالہ کی غلطی کو جھوٹ قرار دینا قابل حیرت و استعجاب ضرور ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ حوالہ غلط سہی۔ مگر ہذا خلیفۃ اللہ المہدی کوئی حدیث موجود ہے کہ نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک یہ حدیث موجود ہے۔ حوالہ کے لئے دیکھو۔ حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۶ در روایتے آمدہ کہ فرشتہ باشد بر سر وے۔ ونداکنند

هذا خليفة الله المهدى اسمعوه واطيعوه

اخرجه ابو نعيم۔

محمد بہاء الدین خان۔ حیدر آباد دکن
دفتہ تالیف و اشاعت قادیان

سودی لین دین

(نمبر ۲)

(ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی طرف سے)

آجکل سود کا مجس اور خبیث معاملہ روز بروز ترقی پکڑتا جاتا ہے۔ پس جہاں ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اسلئے قائم کیا ہے۔ کہ وہ دوسرے تمام مذاہب باطلہ کی سرکوبی کرے۔ وہاں اس جماعت کے فرائض میں سے ایک بڑا فرض یہ بھی ہے کہ وہ اپنے عملی نمونہ سے دکھاوے کہ قرآن مجید کی عالمگیر تعلیم کبھی اور کسی زمانہ میں غلط نہیں ٹھہر سکتی۔ اور یہ بالکل جھوٹ ہے کہ اس زمانہ میں کاروبار اور لین دین اور تجارت اور زمینداری بغیر سود کے چل نہیں سکتیں۔ ۱۳۰۰ سال مسلمان دنیا میں حکومت اور تجارت اور زمینداری کے کام بڑے سے بڑے پیمانہ پر چلاتے رہے۔ اور بغیر سود کے چلاتے رہے اب بجائے اسلام کے کفر دنیا پر حاوی ہو گیا ہے۔ اور وہ اس کوشش میں ہے۔ کہ اسلام کے مسائل کی کمزوری دکھا کر دنیا سے اسکو مٹا دے۔ مگر ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ نے اس کفر کے مقابل اسی لئے کھڑا کیا ہے کہ اس کے جھوٹے دعووں کو پاش پاش کرے۔ اور اس کے ادعائی دلائل کو پارہ پارہ کرکے دکھلاوے۔ نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر بھی کیونکہ وہ جوہم کو خدا کی طرف سے ہدایت کرنے آیا تھا۔ اس کا یہ خصوصی امتیاز تھا۔ کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ۔ یعنی دین کو زندہ کریگا۔ اور شریعت محمدی کو قائم کریگا۔ پس اس جماعت کا بھی یہی فرض منصبی ہے۔ کہ وہ اس کی اتباع میں دین کو زندہ کرے۔ اور شریعت کو قائم کرے۔ اللھم اجعلنا منھم۔

آجکل سب سے زیادہ سودی لین دین کے مرتکب جماعت دیکھا گیا ہے یا تو زمیندار ہیں یا تاجر پیشہ لوگ۔ پس ہماری جماعت میں سے خصوصاً ان لوگوں کو بہت ہی نیک

مولوی ثناء اللہ کے منگھڑت جھوٹ

(۱)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث کے مختلف نمبروں میں بعنوان "کذبات مرزا" ایک سلسلہ مضمون قائم کیا ہے۔ جسمیں یہ ثابت کرنے کی بیہودہ کوشش کی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں فلاں فلاں جھوٹ لکھا ہے۔ حالانکہ ان میں سے ایک بھی جھوٹ نہیں۔ چنانچہ ان منگھڑت جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ جو کہ مولوی صاحب نے اخبار اہل حدیث مورخہ ۴ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۲ پر تحریر کیا ہے۔ ان الفاظ میں ہے:-

"جناب مرزا صاحب فرماتے ہیں"۔

"صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جنمیں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دیگئی ہے۔ خاصکر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئیگی کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی ۔ شہادۃ القرآن ملاک"

اس قدر لکھنے کے بعد مولوی صاحب احمدیوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرماتے ہیں:-

"احمدی ممبرو۔ مسیح کے حواریو۔ اگر تم مرزا صاحب کی نسبت افترا کا لفظ منسوب ہونا غلط جانتے ہو۔ تو اس حدیث کا پتہ صحیح بخاری میں دکھاؤ ورنہ ہمارے ساتھ اتفاق کرو"

ہر معمولی سمجھ کا انسان اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ روانی قلم میں اگر کسی سے کوئی غلط حوالہ لکھا جائے۔ تو وہ سبقت قلم کہلائیگا نہ کہ لکھنے والے کا جھوٹ۔ لیکن مولوی صاحب ہیں کہ عناد و بے جا مخاصمت کی وجہ سے اسے بھی جھوٹ ہی قرار دیتے ہیں۔ میں مولوی صاحب اور ان کے رفقاء سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر واقعی ایسا سہو کسی مصنف یا مؤلف یا مضمون نگار کا جھوٹ ہی قرار دیا جائیگا۔ تو کیا وہ شخص بھی جھوٹا اور کذاب کہلائیگا یا نہیں۔ جو اسی اخبار اہلحدیث کے صہ پر مسیح موعود کی کتاب کا غلط حوالہ دے کر یوں لکھتا ہے:-

"ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گذر گیا۔ اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے اعظم اور اکبر اور اظہر ہے۔ اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو صفحہ سیرۃ الابدال"

کیا مولوی صاحب بتلا سکتے ہیں کہ مسیح موعود کی ۱۹۳ صفحہ والی سیرۃ الابدال کہاں ہے۔ جسمیں عبارت مذکورہ بالا درج ہے۔

اسکے بعد ہم مولوی صاحب کو بتاتے ہیں کہ مسیح موعود کا حدیث مہدی کے متعلق بخاری کا حوالہ دینا محض سبقت قلم ہے۔ ورنہ مسیح موعود اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ بخاری میں مہدی کے متعلق کوئی حدیث نہیں۔ اور اس بات کا ثبوت بھی ہم مسیح موعود کی تحریر سے دیتے ہیں۔ دیکھو ازالہ اوہام حصہ دوم ص۶۱۵

"اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا۔ اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا۔ تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسمٰعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنے صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے"۔

اس سے ہر منصف مزاج سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا شہادت القرآن ملاک پر حدیث مہدی کا حوالہ دینا آپ کا محض ایک سبقت قلم ہے۔ جو کہ ایک کثیر التصانیف زود نویس شخص سے سرزد ہونا بعید نہیں۔ لیکن ایک مولوی فاضل کا حوالہ کی غلطی کو جھوٹ قرار دینا قابل حیرت و استعجاب ضرور ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ حوالہ غلط ہی مگر ہذا خلیفۃ اللہ المہدی کی کوئی حدیث موجود ہے کہ نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک یہ حدیث موجود ہے حوالہ کے لئے دیکھو حجج الکرامہ ص۳۶۶ درر دا بیتے آمدہ کہ فرشتہ باشد بر سرو ے ندا کنند

ھذا خلیفۃ اللہ المہدی اسمعوہ واطیعوہ

اخرجہ ابو نعیم۔

محمد بہاء الدین خان حیدر آبادی
دفتر تالیف و اشاعت قادیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا الٹی میٹم سودی لین دین کرنیوالوں کو

(نمبر ۲)

(ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی طرف سے)

آجکل سود کا گند اور خبیث معاملہ روز بروز ترقی پکڑتا جاتا ہے۔ پس جہاں ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اسلئے قائم کیا ہے۔ کہ وہ دوسرے تمام مذاہب باطلہ کی سرکوبی کرے۔ وہاں اس جماعت کے فرائض میں سے ایک بڑا فرض یہ بھی ہے کہ وہ اپنے عملی نمونہ سے دکھاوے کہ قرآن مجید کی عالمگیر تعلیم کبھی اور کسی زمانہ میں غلط نہیں ٹھہر سکتی۔ اور یہ بالکل جھوٹ ہے کہ اس زمانہ میں کاروبار اور لین دین اور تجارت اور زمینداری بغیر سود کے چل نہیں سکتیں۔ ۱۳۰۰ سال مسلمان دنیا میں حکومت اور تجارت اور زمینداری کے کام بڑے سے بڑے پیمانہ پر چلاتے رہے۔ اور بغیر سود کے چلاتے رہے اب بجائے اسلام کے کفر دنیا پر حاوی ہو گیا ہے اور وہ اس کوشش میں ہے۔ کہ اسلام کے مسائل کی کمزوری دکھا کر دنیا سے اسکو مٹا دے۔ مگر ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ نے اس کفر کے مقابل اسی لئے کھڑا کیا ہے کہ اس کے جھوٹے دعووں کو پاش پاش کرے۔ اور اس کے اوعائی دلائل کو پارہ پارہ کر کے دکھادے۔ نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر کیونکہ وہ جو ہم کو خدا کی طرف سے ہدایت کرنے آیا تھا اس کا یہ خصوصی امتیاز تھا۔ کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ۔ یعنی دین کو زندہ کریگا۔ اور شریعت محمدی کو قائم کریگا۔ پس اس جماعت کا بھی یہی فرض منصبی ہے۔ کہ وہ اس کی اتباع میں دین کو زندہ کرے۔ اور شریعت کو قائم کرے ۔ اللھم اجعلنا منھم۔

آجکل سب سے زیادہ سودی لین دین کے مرتکب جماعتہ دیکھا گیا ہے یا تو زمیندار ہیں یا تاجر پیشہ لوگ۔ پس ہماری جماعت میں سے خصوصاً ان لوگوں کو بہت ہی نیک

...ین ہمار...
...یں دیکھتے ۔ بلکہ انکی
...معاملات اور ہمارے اخلاق
...یہ بات بالکل درست ہے ۔ کہ اگر خدانخواستہ
...مخالفین ہماری جماعت کے ایک فرد کے معاملات
...میں بھی سودی لین دین کا شائبہ پائینگے ۔ تو ان کیلئے سلسلہ حقہ کی طرف آنے میں بڑی بھاری روک پیش ہوگی ۔

گذشتہ نمبر میں میں نے کلام الٰہی سے یہ بات پیش کی تھی ۔ کہ بموجب نص قرآن مجید سودی لین دین قطعاً حرام ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ اب اسلام کی معرفت سود کو بالکل مٹا دینا چاہتا ہے ۔ آج میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام پیش کرتا ہوں کہ آپ نے سود کے بارے میں کیا فرمایا ہے ۔

(۱) صحیح مسلم میں ایک حدیث رسول ص کی حضرت جابر رض سے مروی ہے ۔ جو یہ کہ آپ نے سود کھانیوالے اور کھلانے والے اور کاتب اور شاہد سب پر لعنت کی ۔ اور فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں ۔

(۲) صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سب سے آخر آیت قرآن مجید کی جو رسول ص پر نازل ہوئی وہ یہ تھی :۔ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و ذروا ما بقی من الربوٰا ان کنتم مؤمنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ ..... وھم لا یظلمون ۔ یعنے اے مومنو! اللہ سے ڈرو ۔ اور باقی سود چھوڑ دو ۔ اگر تم میں ایمان ہے ۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے ۔ تو خدا اور رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ ..... الخ یہ آیت قرآن کے نزول کے وقت سب سے آخر تھی ۔ گویا مسلمانوں کو وصیت کے طور پر رسول ص کے وصال کے قریب نازل کی گئی تھی ۔ اور موت کے وقت کی باتیں بہ نسبت پہلی باتوں کے انسان کے لئے زیادہ موثر ہونی چاہئیں خصوصاً جب اس شد و مد سے بیان کی جائیں جیسا کہ آیت کا مضمون ہے ۔ مگر دیکھنا چاہیئے ۔ کہ کیا مسلمانوں کے دلوں میں اس آخری آیت کی وہی قدر و منزلت ہے ۔ جو ہونی چاہیئے ؟

(۳) اسی طرح صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے ۔ جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود سود کھانے اور دوسرے کو سود کھلانے دونوں سے منع فرمایا ہے ۔

(۴) پھر حدیث صحیح بخاری میں ایک کشف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بیان فرمایا ہے ۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ عالم روحانی میں مجھے دو شخص ارض مقدسہ کی طرف لے گئے ۔ پھر آگے فرماتے ہیں ۔ کہ ایک جگہ ہم ایک نہر پر پہونچے جس میں بجائے پانی کے خون بہ رہا ہے ۔ اور اسکے کنارے پر ایک مرد کھڑا ہے ۔ جس کے آگے پتھر کے ڈھیر لگے ہیں ۔ اور نہر کے اندر ایک دوسرا شخص ہے ۔ جو باہر نکلتا ہے ۔ اور جب وہ باہر نکلنا چاہتا ہے ۔ تو باہر والا آدمی پتھر اسکے منہ پر اس طرح مارتا ہے ۔ کہ اندر والا پھر اپنی جگہ واپس چلا جاتا ہے ۔ آگے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رفیق سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے ۔ تو جواب ملا کہ نہر میں جو کھڑا ہے ۔ وہ سود خوار ہے ۔ فقط ۔ سو یہ کشف آپ ص کا دراصل سود لینے والے شخص کی ماہیت پر بھی روشنی ڈالتا ہے ۔ یعنی سود خوار دراصل سود نہیں ۔ بلکہ اپنے ابنائے جنس کا خون نچوڑتا ہے ۔ اور اپنے بنی نوع کا خون نچوڑنے والا کس قدر نفرت کے قابل ہے!!! اور یہی فعل اس کا آخرت میں اس عذاب کی صورت میں متمثل ہو جائیگا ۔ اللھم احفظنا ۔

انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ میں عرض کرونگا کہ سود کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا فتویٰ ہے ۔

دوستوں کو چاہیئے ۔ کہ سودی قرض سے لین دین سے اجتناب کریں اور اس کے پاس تک نہ جائیں ۔ کیونکہ یہ خدا اور اس کے رسول سے جنگ کرنا ہے +

مسٹر گاندھی کے نام کھلا خط

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر گاندھی کو اب ایک خاص پوزیشن دینے کیلئے ان کے متعلق یہ کہا جاتا ہے ۔ کہ وہ خدا کی طرف سے الہام پاکر کھڑے ہوئے ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں یہ پوزیشن نہ صرف ذمہ وار ہندو اصحاب دے رہے ہیں بلکہ بدقسمت مسلمانوں کے آجکل کے لیڈر اور راہنما بھی ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں ۔

ان حالات میں انجمن احمدیہ کلکتہ کے پریذیڈنٹ نے اپنے تبلیغی فرض کو محسوس کرتے ہوئے ایک کھلا خط مسٹر گاندھی کے نام ۱۱ مئی ۱۹۲۱ء کے سٹیٹسمین کلکتہ میں شائع کرایا ہے جس میں ان سے دریافت کیا گیا ہے کہ کیا فی الواقع آپکو الہام ہوتا ہے ۔ اور ترک موالات کی تحریک آپنے اسی کے ماتحت جاری کی ہے ۔

اگر مسٹر گاندھی نے ان سوالات کا جواب صاف الفاظ میں دیدیا تو بات کھل جائیگی ۔ ورنہ ظاہر ہے کہ انہیں وہ درجہ دیا جا رہا ہے جسکے وہ خود مدعی نہیں ہیں ۔

ہاں اگر مسٹر گاندھی ان سوالات کے جواب کی طرف متوجہ ہوں ۔ تو لفظ "الہام" کا وہی مفہوم مدنظر رکھیں جو اسلام میں پایا جاتا ہے ۔ کیونکہ یہ اسلامی اصطلاح ہے ۔

ذیل میں ہم مذکورہ بالا خط کا ترجمہ درج کرتے ہیں :۔

بخدمت مہاتما گاندھی صاحب!

جناب عالی احمدیوں اور عام پبلک کے متعلق مادی اور اخلاقی نقطہ نگاہ سے ایک نہایت ہی ضروری سوال درپیش ہے ۔ اور میں یہ اپنا فرض سمجھتا ہوں ۔ کہ اس ضروری مسئلہ کو بالکل صاف کیا جائے ۔ اور اسکی نسبت آخری فیصلہ کر دیا جائے ۔ کیونکہ اس سے ہم احمدی لوگوں کو کہ جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (خدا تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو) کے پیرو ہیں ۔ فائدہ عظیم حاصل ہوگا ۔

مولوی اے ۔ ایم عبدالماجد ساکن بدایوں نے جلسہ دہلی

اور عملی نمونہ اس معاملہ میں دکھانا چاہیئے۔ کہ دشمن بھی دیکھ کر متاثر ہو جائے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارے مخالفین ہماری عبادات اور ہماری روحانیات کو نہیں دیکھتے۔ بلکہ انکی نظر سب سے پہلے ہمارے معاملات اور ہمارے اخلاق پر پڑتی ہے۔ اور یہ بات بالکل درست ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ ہمارے مخالفین ہماری جماعت کے ایک فرد کے معاملات میں بھی سودی لین دین کا شائبہ پائینگے۔ تو ان کیلئے سلسلہ حقہ کی طرف آنے میں بڑی بھاری روک پیش ہوگی۔

گذشتہ نمبر میں میں نے کلام الٰہی سے یہ بات پیش کی تھی۔ کہ بموجب نص قرآن مجید سودی لین دین قطعاً حرام ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اب اسلام کی معرفت سود کو بالکل مٹا دینا چاہتا ہے۔ آج میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام پیش کرتا ہوں کہ آپ نے سود کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔

(۱) صحیح مسلم میں ایک حدیث رسول ص کی حضرت جابر رض سے مروی ہے۔ جو یہ کہ آپ نے سود کھانیوالے اور کھلانے والے اور کاتب اور شاہد سب پر لعنت کی۔ اور فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔

(۲) صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سب سے آخر آیت قرآن مجید کی جو رسول ص پر نازل ہوئی وہ یہ تھی:- یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وذروا مابقی من الربوٰا ان کنتم مؤمنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ ..... وھم لا یظلمون۔ یعنے اے مومنو! اللہ سے ڈرو۔ اور باقی سود چھوڑ دو۔ اگر تمہیں ایمان ہے۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے۔ تو خدا اور رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ ..... الخ یہ آیت قرآن کے نزول کے وقت سب سے آخر تھی۔ گویا مسلمانوں کو وصیت کے طور پر رسول ص کے وصال کے قریب سنائی گئی تھی۔ اور موت کے وقت کی باتیں بہ نسبت پہلی باتوں کے ان کے لئے زیادہ مؤثر ہونی چاہئیں خصوصاً جب اس شد و مد سے بیان کی جائیں جیسا کہ آیت کا مضمون ہے۔ مگر دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا مسلمانوں کے دلوں میں اس آخری آیت کی وہی قدر و منزلت ہے۔ جو ہونی چاہیئے؟

(۳) اسی طرح صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے۔ جسمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود سود کھانے اور دوسرے کو سود کھلانے دونوں سے منع فرمایا ہے ۔

(۴) پھر حدیث صحیح بخاری میں ایک کشف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ جسمیں آپ فرماتے ہیں کہ عالم روحانی میں مجھے دو شخص ارض مقدسہ کی طرف لے گئے۔ پھر آگے فرماتے ہیں۔ کہ ایک جگہ ہم ایک نہر پر پہونچے جس میں بجائے پانی کے خون بہہ رہا ہے۔ اور اسکے کنارے پر ایک مرد کھڑا ہے۔ جس کے آگے پتھر کے ڈھیر لگے ہیں۔ اور نہر کے اندر ایک دوسرا شخص ہے۔ جو باہر نکلتا ہے۔ اور جب وہ باہر نکلنا چاہتا ہے۔ تو باہر والا آدمی پتھر اسکے منہ پر اس طرح مارتا ہے۔ کہ اندر والا پھر اپنی جگہ واپس چلا جاتا ہے۔ آگے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رفیق سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ تو جواب ملا کہ نہر میں جو کھڑا ہے۔ وہ سود خوار ہے۔ فقط۔ سو یہ کشف آپ ص کا دراصل سود لینے والے شخص کی ماہیت پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ یعنی سود خوار دراصل سود نہیں۔ بلکہ اپنے ابنائے جنس کا خون نچوڑتا ہے۔ اور اپنے بنی نوع کا خون نچوڑنے والا کس قدر نفرت کے قابل ہے!!! اور یہی فعل اس کا آخرت میں اس عذاب کی صورت میں متمثل ہو جائیگا۔ اللہم احفظنا۔

انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ میں عرض کرونگا کہ سود کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا فتویٰ ہے۔

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ سودی قرض کے لین دین سے اجتناب کریں اور اس کے پاس تک نہ جائیں۔ کیونکہ یہ خدا اور اس کے رسول سے جنگ کرنا ہے +

مسٹر گاندھی کے نام کھلا خط

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر گاندھی کو اب ایک خاص پوزیشن دینے کیلئے ان کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ خدا کی طرف سے الہام پاکر کھڑے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انہیں یہ پوزیشن نہ صرف ذمہ وار ہندو اصحاب دے رہے ہیں بلکہ بدقسمت مسلمانوں کے آجکل کے لیڈر اور راہنما بھی ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔

ان حالات میں انجمن احمدیہ کلکتہ کے پریذیڈنٹ نے اپنے تبلیغی فرض کو محسوس کرتے ہوئے ایک کھلا خط مسٹر گاندھی کے نام ۱۰ مئی ۱۹۲۱ء کے سٹیٹسمین کلکتہ میں شائع کرایا ہے جسمیں ان سے دریافت کیا گیا ہے کہ کیا فی الواقع آپکو الہام ہوتا ہے۔ اور ترک موالات کی تحریک آپنے اسی کے ماتحت جاری کی ہے۔

اگر مسٹر گاندھی نے ان سوالات کا جواب صاف الفاظ میں دیدیا تو بات کھل جائیگی۔ ورنہ ظاہر ہے کہ انہیں وہ درجہ دیا جا رہا ہے جسکے وہ خود مدعی نہیں ہیں۔

ہاں اگر مسٹر گاندھی ان سوالات کے جواب کی طرف متوجہ ہوں۔ تو لفظ "الہام" کا وہی مفہوم مدنظر رکھیں جو اسلام میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اسلامی اصطلاح ہے۔

ذیل میں ہم مذکورہ بالا خط کا ترجمہ درج کرتے ہیں:-

بخدمت مہاتما گاندھی صاحب!

جناب عالی احمدیوں اور عام پبلک کے متعلق مادی اور اخلاقی نقطہ نگاہ سے ایک نہایت ہی ضروری سوال درپیش ہے۔ اور میں یہ اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اس ضروری مسئلہ کو بالکل صاف کیا جائے۔ اور اسکی نسبت آخری فیصلہ کر دیا جائے۔ کیونکہ اس سے ہم احمدی لوگوں کو کہ جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (خدا تعالےٰ کی آپ پر رحمت ہو) کے پیرو ہیں۔ فائدہ عظیم حاصل ہوگا +

مولوی اے - ایم عبدالماجد ساکن بدایوں نے جلسہ دہلی

میں بڑے زور سے اعلان کیا۔ کہ خدا نے مہاتما گاندھی کو ہمارے اس زمانے کے لئے مصلح یا مذکر بنا کر بھیجا ہے۔ (مذکر ایک الٰہی اصطلاح ہے۔ جو قرآن مجید میں صرف حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کی گئی ہے)

پھر مسٹر عبد المجید لکھنوی ایک ماہوار اُردو رسالہ "صبح امید" میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خدا کا یہ ایک مقرر کردہ قانون ہے۔ کہ جب کوئی قوم گمراہ ہو جاتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ اپنے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کو اپنے بندوں کے لئے بطور نجات دہندہ بھیجدیتا ہے۔

پھر لالہ لاجپت رائے نے اپنے لیکچر میں کہ جو انہوں نے بمبئی میں بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۲۱ء [illegible] طور پر خلاصہ بیان کیا۔ کہ گاندھی جی خدا تعالےٰ کے اس الہام کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ کہ جو آپ کو ۱۹۱۹ء میں ہوا ہے۔

لہٰذا میں مہاتما گاندھی جی کی اعلیٰ ضمیر کو بڑے ادب سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب سے مطلع کیا جاوے۔

۱۔ کیا یہ حق بات ہے کہ مہاتما جی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کہ جو ہم سب کا خالق اور مالک ہے۔ کوئی الہام ہوا ہے؟

۲۔ کیا مہاتما جی کو خدا کی طرف سے براہ راست بذریعہ وحی یہ حکم ملا ہے کہ وہ خدا کا مقرر کردہ مصلح الزمان ہیں اور کہ مسئلہ عدم تعاون کسی ایسی وحی الٰہی کے ماتحت اٹھایا گیا ہے؟

ہم احمدی مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ریفارمر اور انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اس قسم کے انبیاء اور ریفارمروں کے ضروری کام اور سلسلے اللہ تعالیٰ کی وحی اور منشاء کے ماتحت ہوتے ہیں۔ مہاتما جی کے پیرووں کے اس قسم کے بیانات نے ہمیں معرض حیرت میں ڈالدیا ہے۔

پس میں مہاتما جی سے مودبانہ درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں مذکورہ بالا سوالات کا ایک صاف جواب دیں تاکہ ہم آپ کے اور آپکی تحریک کے متعلق کسی خاص نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

لطف الرحمٰن پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ کلکتہ

احمدی مستورات کی خدمت میں اپیل

عموماً ہماری احمدی بہنیں نور ہسپتال قادیان کے نام سے واقف ہونگی صدر انجمن احمدیہ نے دو سال سے دار العلوم کی پُر فضا زمین میں بنایا ہے۔ اس ہسپتال سے روزانہ سینکڑوں مرد و زن فائدہ اٹھاتے ہیں علاوہ دوا کے ہسپتال میں بغرض علاج آنیوالے مریضوں کو کھانا بھی دیتا ہے اور ہر طرح ان کی آسایش کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس ہسپتال میں مردوں کے ٹھہرانے کے لئے تو وارڈ موجود ہیں۔ مگر ابھی تک زنانہ مریضوں کے قیام کیلئے کوئی وارڈ نہیں ہے چونکہ اس ہسپتال کی شہرت دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ اور آنکھ اور دیگر ہر قسم کے اپریشنوں کی وجہ سے مریضوں کا زیادہ رجوع ہوتا ہے۔ اسلئے زنانہ مریضوں کی صورت میں بڑی مشکل پیش آتی ہے نہ زنانہ کے لئے الگ وارڈ ہے اور نہ وہ مردوں کے ساتھ ایک ہی وارڈ میں رکھی جا سکتی ہیں۔ اسلئے تجویز ہے۔ کہ ہسپتال کے اندر عورتوں کے ٹھہرنے کے لئے ایک لمبا کمرہ مع برآمدہ و صحن کے بنایا جاوے جس میں بارہ مریض ایک وقت میں بآرام رہ سکیں۔ انجنیئر کے اندازہ میں کم سے کم چار ہزار روپیہ خرچ آویگا۔ اس خرچ کے مہیا کرنے کے لئے میں احمدی بہنوں کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں۔ اور جسقدر امداد ان سے ہو سکے۔ وہ اس کام کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو۔ اگر ہر احمدی عورت اپنی طاقت کے موافق اس کام کے لئے چندہ دے تو جلدی ہی ایک معقول رقم جمع ہو سکتی ہے۔ اور تب ہم سرکار کو لکھ سکتے ہیں کہ ہماری جماعت کی عورتوں نے اسقدر رقم مہیا کی ہے باقی رقم سرکار اپنی خزانہ سے دے۔ امید ہے کہ بقیہ رقم سرکار کی طرف سے مل جاویگی اور یہ مکان تعمیر ہو سکیگا۔ چونکہ یہ کام محض عورتوں کے آرام کیلئے ہے۔ اسلئے ہماری بہنوں کو اسطرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ امید ہے کہ جماعت کے سکرٹری صاحبان اپنی جماعت کی عورتوں میں اس امر کی تحریک کرینگے اور جو رقم وصول ہوگی وہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ارسال فرماوینگے اور محاسب صاحب کو لکھدینگے۔ کہ یہ رقم نور ہسپتال کے زنانہ وارڈ کیلئے ہے۔ سکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ وہ صرف اس تحریک کے پڑھتے ہی چندہ وصول کرکے کام کو ختم نہ سمجھیں۔ بلکہ ہر ماہ اس فنڈ میں عورتوں سے کچھ نہ کچھ لیکر قادیان میں بالتصریح بھیجتے رہیں تاکہ چندہ میں ایک کافی رقم ہو کر تعمیر کا انتظام کیا جاوے۔ والسلام۔ خاکسار حشمت اللہ افسر نور ہسپتال قادیان

ماہ رمضان میں خاص رعایت

(۱۵ ماہ رمضان سے ۱۵ ماہ شوال تک)

آج کل کی ناقابل برداشت گرانی کے باعث ہرگز گنجائش رعایت نہیں۔ مگر بعض احباب کے اصرار پر اس مبارک مہینہ کی احترام میں مندرجہ ذیل رعایت کی جاتی ہے۔ محصول ڈاک دوگنا اور وی پی رجسٹری ہو جانے کے باعث اس قدر ضروری عرض یہ بھی ہے۔ کہ روپیہ سوا روپیہ کی کتب طلب کرتے ہوئے بقدر قیمت و محصول ڈاک کے ٹکٹ ملفوف کر کے بھیجدیں۔ تاکہ احباب زائد اخراجات سے بچیں۔

نام کتاب	اصل	رعایتی
احمدی حمائل شریف مترجم	للعہ ۸؍	۱۲؍
قرآن شریف مترجم مع تفسیر احمدی و نوٹ درکر		
حضرت خلیفہ اول مجلد	للعہ ۱۴؍	للعہ؍

تصانیف حضرت مسیح موعود

نام کتاب	اصل	رعایتی
درمکنون فارسی نظم	۶ؔ	۱۲؍
درثمین اردو مکمل مجلد	۱۲؍	۸؍
بحر العرفان	۶؍	۵؍
رہنمائے خاتون	۲؍	۱؍
ملفوظات احمدؐ	۵؍	۴؍
آخری لیکچر	۱؍	۶؍
تصدیق النبی	۵؍	۴؍
لیکچر لاہور	۵؍	۴؍
جنگ مقدس	۸؍	۷؍
وبینات احمدیہ	۴؍	۳؍
خطبہ عید الفطر	۱؍	۱؍

تصانیف حضرت خلیفہ ثانی

نام کتاب	اصل	رعایتی
چشمہ توحید	۲؍	۲؍

نام کتاب	اصل	رعایتی
دلائل ہستی باریتعالیٰ	۱؍	۶؍
اختلاف اسلام پر عظیم الشان لیکچر	۱۱؍	۹؍
گلزار معرفت	۵؍	۴؍

تبلیغی رسائل

نام کتاب	فی روپیہ ۱۶ عدد	فی روپیہ ۲۰ عدد
ایک ہمدردانہ خط		
فتح اسلام	۳۲۰	۴۰۰
تبلیغی احمدیہ جنتری	۲؍	۲۰۰
پیغامی کے تیرہ سوالات	۶؍	۱؍
احمد المسیح الموعود ع م مع فوٹو حضرت مسیح موعود	۹؍	۸؍
چیلنج دربارہ امام الزمان	۴؍	۳؍
صداقت اسلام پر شہادت لیکھرام	فی روپیہ ۵ عدد	فی روپیہ ۳ عدد
النبوۃ فی القرآن	۶؍	۵؍
طریق النجات دعاؤں کا مجموعہ	۴؍	۳؍

پنجابی کتب

نام کتاب	اصل	رعایتی
گلزار مہدی	۲؍	۱؍
پیچ بیان اول	۲؍	۱؍
سہ حرفی در وفات مسیح	۱؍	۱؍
دھولا احمدی	۱؍	۱؍
چرخہ احمدی	۲؍	۱؍
شہادت مولوی عبد اللطیف	۵؍	۴؍

احمدیہ کتاب گھر قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شایع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں۔ یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہوں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ:-

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند جالا پھولا پڑوال ورسرخی اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول باوجود خرچ دگنے کے بجائے تین روپے کے دو روپے فی تولہ۔ اصلی ممیرا ۱۲ فی تولہ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کیلئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کیلئے

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مقتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ مسلس البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۸ فی تولہ

المشتہر

احمد نور تاجر جہاجیر - قادیان گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

حکومت اور مے نوشی رنگون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مانڈلے نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ان لوگوں کا شراب کی دوکانوں کے سامنے چلنا پھرنا دو ماہ کے لئے ممنوع قرار دیا ہے جو شراب نوشی کا انسداد کرانا چاہتے ہیں۔

مہاراؤ کچھ کی روانگی ہز ہائنس مہاراؤ کچھ امپیریل کانفرنس کی شرکت کے لئے یورپ تشریف لے گئے ہیں۔

مہاراجہ گوالیار کی چوری کلکتہ ۱۲ مئی۔ مہاراجہ گوالیار کے بارکپور والے جائے قیام سے گذشتہ پنجشنبہ کو تقریباً سترہ ہزار روپیہ کے جواہر و نقدی کی چوری ہو گئی۔

گوردوارہ کمیٹی کے حق میں فیصلہ ننکانہ صاحب ۱۷ مئی۔ گوردوارہ جنم استھان کی زمین کے متعلق زیر دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ آج گوردوارہ کمیٹی کے حق میں ہو گیا ہے۔ اس زمین پر کمیٹی کا قبضہ بحال رکھا گیا ہے۔

مسٹر یعقوب حسن کو پراونشل کانفرنس کی صدارت مدراس ۱۷ مئی۔ مدراس پراونشل کانفرنس جس کا اجلاس تنجور میں ہونیوالا ہے۔ اس کی استقبالیہ کمیٹی نے اپنے ایک جلسے میں اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ مسٹر یعقوب حسن سیٹھ کو اس کانفرنس کا صدر منتخب کیا جائے۔ جو تنجور میں ہو۔

جعلی شنکر آچاریہ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ شری شاردا پیٹھ کے جگت گورو شنکر آچاریہ نے اپنے وکیل کی معرفت سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اطلاع دی ہے۔ کہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ ایک شخص امرتسر اور دیگر مقامات میں شری جگت گورو شنکر آچاریہ شاردہ پیٹھ کے نام سے تقریریں کر رہا۔ اور اصل شنکر آچاریہ کی شہرت کو گورنمنٹ اور پبلک کی نظروں میں کم کر رہا ہے۔ یہ شخص ایک بھارتی کرشن تیرتھ نامی ہے جسے شنکر آچاریہ کا لقب اختیار کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

ترچناپلی کے جیل سے قیدیوں کا فرار مدراس۔ ۱۶ مئی۔ اخبار ہندو کا نامہ نگار ترچناپلی رقمطراز ہے کہ ۱۴ مئی کو ترچناپلی کے سنٹرل جیل سے ۴۹ قیدی فرار ہو گئے۔

پنجاب کی پریس برانچ کا سپرنٹنڈنٹ خانصاحب شیخ عبدالعزیز جائنٹ سکرٹری پبلسٹی کمیٹی پنجاب سول سکرٹریٹ کی پریس برانچ کے سپرنٹنڈنٹ ہوئے ہیں۔

کولمبو میں بارش کولمبو ۱۷ مئی۔ کولمبو میں گذشتہ شنبہ سے بارش کے چھینٹے پڑ رہے ہیں۔ مگر ابھی تک مسلسل موسمی بارشیں شروع نہیں ہوئیں بلگام کے سوا سب جگہ درجہ حرارت ترقی پر ہے۔

حضور وائسرائے سے لیڈروں کی ملاقات شملہ ۱۸ مئی۔ حضور وائسرائے نے کل صبح مسٹر گاندھی کو آج صبح لالہ لاجپت رائے کو اور کل سہ پہر پنڈت مدن موہن مالویہ کو شرف ملاقات بخشا۔

وزیریوں کی سرکوبی پشاور۔ ۱۶ مئی۔ جن وزیریوں نے ہماری چوکیوں پر حملہ کیا تھا۔ ان کے خلاف تعزیری کارروائی شروع کر دی گئی ہے ان کے کئی ایک سرغنہ گرفتار ہو چکے ہیں۔ ایک شخص گل نامی جو بھاگنے کی کوشش میں تھا۔ گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

لاہور چھاؤنی میں آتشزدگی لاہور۔ ۱۸ مئی۔ سہ شنبہ کی شب کو سپلائی ڈپو (بی) گودام میں آگ لگ گئی۔ نقصان کا اندازہ دس لاکھ روپیہ کا کیا جاتا ہے۔ تقریباً ایک لاکھ روپے کے سگرٹ اور چائے کے ڈبے جل کر راکھ ہو گئے۔

بمبئی میں پراسرار ڈاکوؤں کی گرفتاری (بمبئی ۱۸ مئی) بمبئی کے تھرڈ پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو بہت سے ڈاکہ کے مقدمات پیش ہیں۔ جنمیں قریباً چالیس آدمیوں کے خلاف بمبئی اور اس کے نواحی اضلاع میں پچاس سے زیادہ ڈاکے ڈالنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ گروہ احاطہ مدراس سے آیا تھا۔ اور اس کا تعلق ایک بے باک مجرم قوم سے ہے۔ ان کی عورتیں چرائے ہوئے سونے کے زیورات کو پراسرار طور پر ہضم کرنے کا ڈھنگ جانتی ہیں۔

مسٹر باورنگ کا "اکالی" کے خلاف مقدمہ مسٹر باورنگ سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی۔ پنجاب نے ایڈیٹر پبلشر اور کمیٹی گورمکھی اخبار "اکالی" کے خلاف ۱۵ ہزار روپیہ کی ہرجانہ کی نالش کی ہے۔ کیونکہ اخبار مذکور میں تحقیقات ننکانہ کے متعلق ان کے خلاف الزامات لگائے گئے تھے۔

بمبئی میں طوفان شملہ ۱۸ مئی۔ بمبئی کے نواح میں طوفان کی وجہ سے تاروں کا سلسلہ بالکل درہم برہم ہو گیا ہے۔ اس موقعہ پر ہر سال یہ طوفان آیا کرتا ہے۔ لیکن چند گھنٹے سے زیادہ دیر تک نہیں رہتا۔ امسال یہ طوفان ..... دو تین دن جاری رہا ہے۔

بمبئی میں پانی کی قلت بمبئی ۱۷ مئی۔ شہر میں پانی کی بہت کمی ہے۔ یہاں تک کہ گورنر بمبئی نے گورنمنٹ ہوس میں پانی کا استعمال کم کر دیا ہے۔

قانون انکم ٹیکس کی اصلاح معلوم ہوا ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی ترمیم و اصلاح کے سوال پر غور کرنے کے لئے حکومت پنجاب عنقریب ایک کمیٹی مقرر کریگی۔

سرحدی ڈاکو کی ہلاکت پشاور۔ ۱۷ مئی۔ مشہور ڈاکو محمد خلیل ڈاکو مسمی زیری گل کو گولی سے مار ڈالا گیا ہے۔

گوجرانوالہ میں آتشزدگی گوجرانوالہ ۱۸ مئی۔ سیالکوٹی دروازہ کے قریب دوکانوں میں آگ لگ گئی۔ لاہور سے انجن پہنچا۔ دس دوکانیں جل گئیں۔ ۲ لاکھ کا نقصان ہوا ہے۔ ایک شخص کے ۵ ہزار روپے کے نوٹ جل گئے۔

ممالک غیر کی خبریں

آئرلینڈ میں قیدی لیڈروں کو چھڑانے کی کوشش

لنڈن ۱۴ مئی - آج ڈبلن میں باغیوں کی اور سپاہیوں کی ایک ... جھڑپ ہوئی جس میں ایک سپاہی مارا گیا - اور ایک زخمی ہوا ؛

اسکے بعد سن فینر ماؤنٹ جائے کے جیل خانے کے آگے جا پہنچے - اور سن فینر برطانی افسروں کی وردی پہنے ہوئے موٹر سے اُترے - اور اسناد دکھانے پر جیل خانے کے اندر داخل کئے گئے - سن فینروں نے مسٹر ارتھر گرفتھ کو جو سن فینروں کا پریذیڈنٹ ہے - اور ۲ اور قیدی سن فینروں کو کوٹھڑیوں سے نکالا - مگر دروازے پر انہیں چھوڑ جانے پر مجبور ہوئے - اس کے بعد سن فینر گولیوں کی بوچھاڑ میں دو ڈرکمو ٹروں میں سوار ہو گئے - اور بچ کر نکل گئے -

جرمنی نے اتحادی شرائط صلح منظور کرلیں

لنڈن ۱۱ مئی - ٹائمز کا نامہ نگار مقیم برلن بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے - کہ ڈاکٹر ورتھ اتحادی شرائط کے متعلق نہایت سنجیدگی سے تقریر کرتے رہے اور آخر میں کہا کہ جرمنی کے لئے اتحادی خواہشات کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں -

ڈاکٹر ورتھ نے دوران تقریر میں کہا کہ اگر وہ اتحادیوں کی مجوزہ شرائط کو مسترد کردیں - تو اتحادی فی الفور رہور پر قبضہ کر لینگے - جس سے ہماری صنعت و حرفت کا استقلال خاتمہ ہو جائیگا - اور نہ صرف ہماری ہستی بلکہ آزادی خطرہ میں پڑ جائیگی -

عقل اسی طرف رہبری کرتی ہے کہ اتحادیوں کی شرائط کو بقدر استطاعت قبول کر لیا جائے -

پارلیمنٹ آئرلینڈ کے انتخاب میں سن فینروں کی کامیابی

لنڈن ۱۳ مئی - پارلیمنٹ آئرلینڈ کے انتخابات میں سن فینر بلا مقابلہ منتخب ہو رہے ہیں - قوم پرست اپنا کوئی قائم مقام نامزد نہیں کرتے - قدامت پسند و نحو کوئی امید نظر نہیں آتی ؛

ہندوستان کروڑوں پونڈ کا مقروض ہے

لنڈن ۱۳ مئی - ایک سفیہ کا فقہ منظر ہے - کہ انگلستان میں ہندوستان کے لئے جو قرضہ لیا جا رہا ہے - اسوقت تک اس کی مقدار ۲۶۸۹۲۶۸۰۰۰ ۱۷۰۰۰۸۹۶۸ پونڈ تھی - حالانکہ ۳۰ - اکتوبر ۱۹۲۰ء کو اس قرضہ کی مقدار ۱۷۰۹۸۱۰۹۳ پونڈ تھی ؛

نئی ترکی جمعیت

قسطنطنیہ - ۱۳ مئی - بلا لحاظ اس امر کے کہ اتحادی آئندہ کیا فیصلہ کریں - لفٹننٹ جنرل ہیرنگٹن برطانی کمانڈر کے تحت ترکی جنداڑ کی دو کمپنیاں اور ترکی رسالہ کا ایک دستہ ترتیب دیا گیا ہے - تاکہ قسطنطنیہ اور اسمد کے درمیانی علاقہ میں لٹیروں کی سرکوبی کی جائے -

سن فینر لنڈن میں

لنڈن ۱۵ مئی - لنڈن میں سن فینر بلوے کثرت سے ظہور میں آرہے ہیں - لورپول - بیٹرسی اور وولوچ میں بھی اسی قسم کی بد امنی ہو رہی ہے - پانچ اشخاص گولی سے مار کر ہلاک کر دیئے گئے - ایک زخمی کے جانبر ہونے کی امید منقطع ہو گئی ہے -

ترکی اور جاپان

قسطنطنیہ - ۱۵ مئی - آج سلطان المعظم نے کونٹ بوخید المکمشنر اعلٰے جاپان کو شرف ملاقات بخشا - اور اس طرح ترکی اور جاپان کے درمیان سیاسی تعلقات کی بنیاد رکھی گئی -

باکر سمیع بے کا استعفار

باکر سمیع بے کے استعفٰی کی تصدیق ہو گئی ہے - جنرل فیوری حکومت انگورا کے وزیر خارجہ کی جگہ عارضی طور پر کام کرینگے ؛

عہدنامہ ہند و افغانستان

لنڈن ۱۳ مئی - عہدنامہ ہند و افغانستان کے متعلق حالات امید افزا ہیں گورنمنٹ ہند کو گورنمنٹ انگلستان نے اس عہدنامہ کو انجام دینے کے لئے کامل اختیارات دیدیئے ہیں ؛

لارڈ ولنگٹن کا مشورہ

لنڈن ۱۸ مئی - ہندوستانی صنعتی اور حرفتی نمائش منعقدہ بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ ولنگٹن نے کہا کہ انگریز دیگر ہندوستانیوں سے ملکر دنیا کے دوسرے حصوں میں مشترک مقصد بنانے کے لئے تیار ہونا چاہیئے -

ٹیلیفون کے متعلق اہم تجربات

لنڈن ۱۴ مئی ٹیلیفون کے جو تجربات حال ہی میں ہوئے ہیں - ان سے حیرت انگیز نتائج پیدا ہونے کی امید کی جارہی ہے - ٹائمز کے سوتھ وولڈ اور زنڈ ووٹ کے نامہ نگاران ٹیلیفون کے آلات کو لاسلکی اسٹیشن سے چسپاں کر کے ایک گھنٹہ متواتر اطمینان کے ساتھ بات چیت کرتے رہے - اس اثنا میں آواز نہایت صاف سنائی دیتی - ان میں سے اول الذکر مقام انگلستان کے ساحل پر اور موخر الذکر ہالینڈ کے ساحل پر واقع ہے ؛

ایک ہفتہ میں چھ سو طلاق

لنڈن - گذشتہ ہفتہ میں ۶۰۰ مقدمات طلاق عدالت میں پیش ہوئے کہ جو سب سے زیادہ ہیں - ۱۵ - اپریل کے بعد ۱۹۴۵ میں سے ۱۲۶۱ طلاق منظور کئے گئے ہیں -

عراق عرب کی افواج میں تخفیف

لنڈن - ۱۶ مئی - سر ورتھنگٹن نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ یکم مئی کو عراق عرب میں تخمیناً ۱۱۳۰۰ برطانوی افواج تھیں - اس میں یکم جنوری کے بعد ۵۲۰۰ کی تخفیف کی گئی ہے - مزید تخفیف عنقریب کی جائیگی -

ولایت میں ہندوستانی طلباء

لنڈن ۱۳ مئی - مسٹر مانٹیگو نے ولایت میں تعلیم حاصل کرنیوالے ہندوستانی طلباء کی خبر گیری کے لئے کمیٹی کا تقرر کیا ہے - طلباء کے تمام مسائل کا امتحان کرنے اور یونیورسٹیوں میں انکو داخلہ کے متعلق جملہ سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے -

دنیا کا امن خطرہ میں

مسٹر لائڈ جارج نے اپنی ایک تقریر میں پولینڈ کا خصوصیت کے ساتھ حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر پولینڈ کے باغیوں کے ساتھ رعایت انصاف سے کام ...

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)